ڈاکٹر محمد حمید اللہ

قرونِ وسطیٰ میں مسلمانوں کا علمِ تیل (پٹرولیم)

نیفتھ (نیفتھا/Naphta) کے بارے میں عربوں کا علم اسلام سے قبل، بلکہ یہودیت سے بھی پہلے کا ہے۔ بائبل (پیدائش 25:37) میں ہے کہ جب یوسفؑ کے بھائی انہیں بیچنے کے لیے مصر لے جارہے تھے تو ان کے قافلے کے اونٹ "مصالحہ جات، مرہم اور لُبان (myrrh)" سے لدے تھے۔ مشہور یہودی ربی سلیمان بن اسحاق (1040ء تا 1105ء) نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے نیفتھ کا ذکر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن اور بائبل میں "مصالحہ جات" کا ذکر اس لیے کیا گیا تاکہ یوسفؑ کو نیفتھ کی ناگوار بو سے تکلیف نہ ہو، کیونکہ عرب عام طور پر نیفتھ ہی ڈھوتے تھے۔

اسلام کے ابتدائی دور میں یہ آتش گیر مادہ عربوں میں اچھی طرح معروف تھا۔ قرآنِ مجید کی سورہ سبا (12:34) میں حضرت سلیمانؑ کے لیے "قطر" (Qitr) کے چشمے بہانے کا ذکر ہے۔ بعض مفسرین نے "قطر" کو پگھلا ہوا تانبا کہا ہے، مگر اس کا مطلب "تارکول" (گودرون) بھی ہوسکتا ہے۔ ربی سلیمان کے بیان سے یہ قیاس کرنا مشکل نہیں کہ حضرت سلیمانؑ اپنے تعمیراتی کاموں کے لیے نیفتھ کا بڑے پیمانے پر استعمال کرتے تھے۔

نیز، سورہ ابراہیم (14:47-50) میں جہنمیوں کے بارے میں "قطران" (Qatirôn/تارکول) کے ملبوسات کا ذکر ہے۔ قرآن نے یہاں اسی لفظ کا استعمال کیا ہے جو آج بھی فرانسیسی (Goudron) اور اردو (تارکول) میں مستعمل ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس دور میں ظالم حکمران اپنے قیدیوں کو تارکول لگے لباس پہنا کر آگ میں ڈال دیتے تھے، اور قرآن نے اسی معروف چیز سے جہنم کے عذاب کو سمجھایا ہے۔

مشرقی عرب میں اس دور میں تارکول کے استعمال کا ثبوت صحیح بخاری، مسلم اور دیگر کتبِ حدیث میں بھی ملتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس (بحرین/اومان، موجودہ الاحساء) کے وفد کو ہدایت کی تھی کہ وہ "مُقیّر" (تارکول سے اندر سے لیپ کیے ہوئے) برتنوں میں نبیذ (پھلوں کا رس) نہ رکھیں کیونکہ تارکول کے اثر سے وہ جلد شراب میں بدل جاتا تھا۔ ابن حنبل نے اسے "مُزفّت" (گودرون لگا ہوا) کہا ہے۔ ان احادیث میں "قار" (Qâr) کا لفظ استعمال ہوا ہے جو تارکول ہی ہے۔

تقریباً 30 سال بعد، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دورِ خلافت میں، کوفہ میں نیفتھ ایک عام بکنے والی چیز بن چکی تھی۔ ابن سعد (طبقات) کے مطابق، جب حضرت علیؓ کے قاتل ابن ملجم کو سزا دینے کے لیے لایا گیا، تو لوگ نیفتھ، لکڑی کے ٹکڑے اور آگ لے کر جمع ہو گئے تاکہ اسے زندہ جلا سکیں۔

جلد ہی اس کا استعمال بحری جنگوں میں ہونے لگا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ (صحابیِ رسول) کا ذکر ہے کہ حضرت معاویہؓ کے دورِ خلافت میں ایک بحری مہم کے دوران انہوں نے دشمن (بازنطینیوں) کے خلاف "محرقات" (آتش گیر مادے) کا استعمال کیا۔ "یونانی آگ" (Nâr Ighrîqîya) مسلمانوں کے لیے معروف تھی، اور مدینہ کی "عارف حکمت" لائبریری میں "رسالہ فی صناعۃ النفط" (نیفتھ سازی پر ایک تکنیکی مقالہ) موجود ہے، جس میں زمین اور دیگر اشیاء سے نیفتھ کو الگ کرنے کے کیمیائی طریقے درج ہیں۔

شارلمین کے معاصر، خلیفہ ہارون الرشید کے قاضی القضاۃ امام محمد بن حسن شیبانی (فقہ حنفی کے بڑے امام) نے اپنی کتاب "کتاب الشروط" میں ایک انتہائی اہم قانونی نکاحہ پیش کیا ہے:

"اگر کوئی شخص کسی زمین کا ٹکڑا نیفتھ اور گیس کے چشموں ("عیون النفط والغاز") کی تلاش کے لیے خریدتا ہے، تو یہ چشمے اس خرید و فروخت کا حصہ سمجھے جائیں گے..."

یہ اس دور میں نیفتھ اور گیس کے تجارتی اور قانونی پہلوؤں کی گہری سمجھ کو ظاہر کرتا ہے۔

ایک صدی بعد کے ماہر، دینوری کا حوالہ دیتے ہوئے ابن سماجون لکھتے ہیں کہ بحری جہازوں کو پانی سے بچانے کے لیے "زفت" (رال) کا استعمال کیا جاتا تھا، کیونکہ عام تارکول (قار) سمندر کے پانی کی تاب نہیں لاسکتا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ دواؤں میں استعمال ہونے والا "زفت" زمین سے نکالا جاتا ہے۔ لسان العرب اور تاج العروس میں نیفتھ کی تعریف یوں کی گئی ہے: "نیفتھ وہ مائع پروڈکٹ ہے جو پہاڑوں کے گہرے کنوؤں سے نکلتا ہے اور اسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔"

قاہرہ کی لائبریری میں ایک قدیم حنفی فقہی مسودے میں جنگی حربوں پر باب ہے، جس میں "زہریلی گیسوں، بدبودار دھوئیں اور قلعوں کو گرانے کے لیے تیار کردہ کیمیکلز" کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

تاریخی شواہد:

واقعہِ کعبہ (64ھ): جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی مخالفت کے دوران حسین بن نمیر کی شامی فوج نے کعبہ پر منجنیقوں سے نیفتھ کے گولے پھینکے تو کعبہ میں آگ لگ گئی تھی۔ اہل مکہ نے اس کی شدید مذمت کی تھی۔

عرفات میں روشنی: مکہ کے مؤرخ الازرقیؒ لکھتے ہیں کہ عباسی خلیفہ المعتصم نے 219ھ میں پہلی بار مکہ سے عرفات کے راستے (معزمین) میں نیفتھ کے چراغ (نفاطات) جلا کر روشنی کا انتظام کیا تھا۔

یہ شواہد ثابت کرتے ہیں کہ مسلمان قرونِ وسطیٰ میں نہ صرف نیفتھ اور تارکول سے واقف تھے، بلکہ وہ اس کے کیمیائی عمل، عسکری استعمال اور شہری تنصیبات میں استعمال (جیسے روشنی کا انتظام) سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔

محمد حمید اللہ

ترجمہ: محمد عثمان خاں

UsmanKhan228@hotmail.com